126569 - عورت نے ولی کی موجودگی میں ایجاب و قبول کے بغیر نکاح فارم پر دستخط کر دیے

سوال

تین ماہ قبل میری شادی ہوئی اور میرے عقد نکاح میں میرے والدین اور میرا اور بیوی کا بھائی اور میری بیوی اور میری بیوی کے والد کا دوست اور میری ساس اور نکاح رجسٹرار موجود تھا اور سب بالغ اور شادی پر موافق تھے، بیوی کا والد فوت ہو چکا ہے، میں اور بیوی دونوں اس عقد نکاح پر ہی رہے اور ہم اس شادی سے راضی تھے، لیکن نکاح رجسٹرار نے بیوی کے ولی کے متعلق نہیں بتایا، جبکہ سب ہماری شادی پر راضی تھے، لیکن میں نے سنا ہے کہ ولی تو چچا بنتا ہے، لیکن میری بیوی کا چچا وہاں نہیں آسکتا تھا لیکن وہ اس شادی پر موافق تھا، اور باپ کی وفات کے بعد سے وہی ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہا ہے.
اور بیوی کا ماموں اور بیوی کا بھائی اس شادی پر موافق بھی تھا اور وہاں حاضر بھی تھا، تو کیا یہ عقد نکاح صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نکاح صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نکاح عورت کا ولی یا اس کا وکیل کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

اسے امام بیہقی نے عائشہ اور عمران رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

عورت کا ولی اس کا باپ اور پھر اس کا دادا، پھر عورت کا بیٹا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر عورت کا سگا بھائی، اور پھر باپ کی طرف سے بھائی، اور پھر ان کے بیٹے پھر چچا اور پھر چچا كي بیٹے پھر باپ کی جانب سے چچا پھر حکمران ولی ہو"

دیکھیں: المغنی (9 / 355).

اگر لڑكى كا دادا نہ ہو تو پھر اس كا بھائى ولى ہوگا، اور اگر ايك سے زائد بھائى ہوں تو ان ميں سے ايك بھائى شادى كر دے تو صحيح ہے، چاہے وہ ان ميں سے بڑا نہ ہو، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ بالغ ہونا چاہيے.

دوم:

نكاح كے اركان جس كے بغير نكاح صحيح نہيں ہوتا ايجاب و قبول شامل ہے، عورت كے ولى يا اس كے وكيل كى جانب سے ايجاب اور خاوند يا اس كے وكيل كى جانب سے قبول ہوگا.

بھائى كہےگا: ميں نے اپنى فلاں بہن كا آپ كے ساتھ نكاح كيا اور آپ اسے قبول كرتے ہوئے كہيں: ميں نے قبول كيا.

يا پھر وكيل كہے كہ ميں نے اپنے موكل كى فلاں بہن كا فلاں كے ساتھ نكاح كيا.

اور آپ كا وكيل كہے: ميں نے اپنے فلاں مؤكل كے ليے قبول كى.

امام خرشى مختصر خليل كى شرح ميں كہتے ہيں:

" نكاح كے پانچ اركان ہيں جن ميں ولى بھى شامل ہے اس كے بغير نكاح نہيں ہوتا.. اور اس ميں ولى كى جانب سے ادا كردہ اور خاوند كى جانب سے يا ان دونوں كے وكيل كى جانب سے عقد نكاح كے ايجاب و قبول كى ادائيگى بھى ہے "

انتہى

ديكھيں: شرح مختصر خليل (3 / 172).

اور كشاف القناع ميں درج ہے:

" ايجاب و قبول كے بغير نكاح نہيں ہوتا، ايجاب ولى يا اس كے قائم مقام مثلا وكيل كى جانب سے ادا كردہ الفاظ ہيں "

انتہى

ديكھيں: كشاف القناع (5 / 37).

اس ليے ولى كى موجودگى ميں عورت كا نكاح فارم پر دستخط كرنا ہى كافى نہيں، بلكہ عقد نكاح ولى يا اس كے وكيل كى جانب سے منعقد ہونا ضرورى ہے.

اس بنا پر عقد نكاح دوبارہ كرنا ضرورى ہے، دو گواہوں كى موجودگى ميں بيوى كا بھائى كہے كہ ميں نے اپنى فلاں بہن كا تيرے ساتھ نكاح كيا، اور آپ اسے قبول كريں تو اس طرح يہ عقد نكاح صحيح ہوگا.

اور پہلے عقد نکاح میں جو نکاح فارم مکمل ہو چکا ہے جو نکاح رجسٹر نے لکھا تھا وہی کافی ہے اسے دوبارہ پر کرنا لازم نہیں.

واللہ اعلم .